169724 ـ شادى ميں حيوانيت جيسے كام ہونے كى بنا پر شادى نہ كرنے كا سوچنا

سوال

ميں شادى نہ كرنے كا سوچ رہا ہوں كيونكہ ميرى رائے كے مطابق جو لوگ شادى كرتے ہيں وہ جانوروں كى مانند ہو جاتے ہيں، اللہ تعالى آپ كو عزت سے نوازے وہ عام طور پر جانور جيسے افعال كرنے لگتے ہيں، جانور كا تو كوئى اخلاق نہيں ہوتا، يہ لوگ بھى ان سے كوئى مختلف نہيں، كيا ايسا نہيں ہے ؟
مجھے اس سلسلہ ميں معلومات فراہم كريں، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شادى اللہ سبحانہ و تعالى كى عظيم نعمتوں ميں سے ايك نعمت اور ايك فطرتى چيز ہے جس پر اللہ سبحانہ و تعالى نے لوگوں كو پيدا كيا ہے، اور پھر يہ تو انبياء و رسولوں كى سنت اور نسل كى بقاء كا وسيلہ اور ذريعہ اور زمين كى آبادى بھى اسى طرح ممكن ہے، اور مكلف كردہ احكام پر عمل بھى اسى كے ساتھ ممكن ہوگا.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اس كى نشانيوں ميں يہ بھى شامل ہے كہ اس اللہ نے تمہارى جنس سے تمہارى بيويوں كو پيدا فرمايا تا كہ تم اس سے سكون حاصل كرو، اس نے تمہارے درميان محبت اور ہمدردى قائم كر دى، يقينا غوروفكر كرنے والوں كے ليے اس ميں بہت سى نشانياں ہيں الروم (21).

امام بخارى اور مسلم رحمہما اللہ نے انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ:

" تين شخص نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى ازواج مطہرات كے پاس گھر آئے وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى عبادت كے متعلق دريافت كر رہے تھے، جب ازواج مطہرات نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى عبادت كے بارہ ميں بتايا تو گويا كہ انہوں نے اسے كم سجمھا اور كہنے لگے:

كہاں ہم اور كہاں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ؟ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے تو اللہ عزوجل نے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف كر ديے ہيں.

ان ميں سے ايك شخص كہنے لگا: ميں ہميشہ سارى رات نماز ہى پڑھتا رہوں گا، اور دوسرا كہنے لگا: ميں سارا سال

روزہ ہی رکھوں گا اور افطار ہی نہیں کرونگا، اور تیسرا کہنے لگا: میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے کبھی شادی نہیں کرونگا.

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور فرمایا:

" کیا تم ہی ہو جنہوں نے یہ یہ باتیں کی ہیں ؟

اللہ کی قسم یقینا میں تم میں سب سے زیادہ خشیت الہی رکھنے والا اور تم میں سب سے زیادہ تقوی رکھنے والا ہوں، لیکن میں روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، اور میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور میں نے عورتوں سے شادیاں بھی کی ہیں، چنانچہ جو کوئی بھی میری سنت اور میرے طریقہ سے انحراف اور بے رغبتی کریگا وہ مجھ میں سے نہیں ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5063) صحیح مسلم حدیث نمبر (1401).

اور مرد فطرتی طور پر عورت کی طرف مائل ہوتا ہے، اور اسی طرح عورت بھی فطرتی طور پر مرد کی طرف مائل ہوتی ہے، اور اس فطرتی طریقہ کو اپنایا اسی صورت میں جا سکتا ہے کہ نکاح کیا جائے اس پر عمل کرنے کے لیے یہی ایک صحیح راہ ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے نفسوں اس رغبت کو عظیم حکمتوں کی بنا پر ودیعت کیا ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اس میں نسل کی بقا اور زمین کی آبادکاری ہے، اور انس و محبت اور راحت اور لذت کا ثبوت ہے.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دنیا ایک فائدہ ہے، اور دنیا کا سب سے بہتر اور اچھا فائدہ نیک و صالح عورت ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1467).

اور ان حکمتوں میں اجروثواب کا حصول بھی شامل ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور تم میں سے ایک کی شرمگاہ میں صدقہ ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرے تو اسے اس میں بھی اجروثواب حاصل ہوگا؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھے یہ بتاؤ کہ اگر وہ اسے حرام میں استعمال کرے تو کیا اس کو گناہ ہوگا؟

تو اسی طرح جب وہ حلال میں استعمال کرےگا تو اسے اجروثواب حاصل ہوگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1006).

اور یہ کہ حیوانات و جانور بھی شادی و مباشرت کرتے ہیں، اس کا یہ معنی نہیں کہ شادی کرنا نقص اور عیب شمار ہوتا ہے، اور مباشرت و معاشرت عیب یا پھر قابل مذمت عمل کہلاتا ہے.

کیونکہ جانور اور حیوانات بھی تو کھاتے پیتے اور سوتے ہیں، کیا کوئی یہ کہتا ہے کہ کھانا پینا اور سونا قبیح اور گندی عادت ہے کیونکہ یہ حیوان کی مشابہت ہے!

بلکہ زندہ رہنے یعنی زندگی بھی حیوان اور انسان میں مشترك ہے اور زندہ رہنے والوں کا شادی کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ زندگی کا ایك طریقہ ہے، اور ایسی فطرت ہے جس سے بے رغبتی وہی کر سکتا ہے جو شاذ قسم کا شخص ہو.

لیکن جو لوگ بداخلاق ہیں وہ تو وہی ہیں جو اللہ سبحانہ و تعالی کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں، اور اپنی شہوت حرام کاموں میں پوری کرتے ہیں، ان دونوں میں کوئی مقارنہ اور موازنہ نہیں ہے کیونکہ شادی کرنے والا شخص کو حلال کام کر رہا ہے اور دوسرا شخص اپنی شہوت حرام میں پوری کر رہا ہے، کہ شادی کرنے والے نے اللہ کے کلمہ کے ساتھ بیوی کی شرمگاہ حلال کی، اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر شادی کر رہا ہے.

اور اگر کوئی شخص ضرورت نہ ہونے کی بنا پر یا پھر اس لیے کہ وہ شادی سے اہم کام میں مشغول ہے تو اس کے لیے اس صورت میں نہ تو کوئی گناہ ہوگا اور نہ ہی حرج.

لیکن گناہ اور حرج اس شخص کے لیے ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی کی حلال کردہ چیز کو حرام کرتا ہے، اور جس چیز کا اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے حکم دیا ہے وہ اس کی مذمت کرتا پھرتا ہے، اور جس کام کو ساری مخلوق سے اعلی اور ارفع شخص نے سرانجام دیا اس کے بارہ میں غلط گمان رکھتا پھرتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

البتہ تحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سارے رسول مبعوث کیے، اور ہم نے ان کی بیویاں اور اولاد بھی بنائی، کسی رسول کے شایان شان نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لائے، ہر ایك کے لیے ایك وقت مقرر ہے الرعد (38).

اس لیے آپ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر شیطان سے اللہ کی پناہ میں آئیں، اور اس طرح کی سوچ اور افکار چھوڑ دیں، اور اپنے آپ کو ایك مسلمان گھرانہ تیار کرنے کے لیے تیار کریں، اور نیك و صالح اولاد پیدا کرنے کے لیے

تیار ہو جائیں، اور اپنے لیے وہ اختیار کریں جو اللہ سبحانہ و تعالی نے سب سے بہتر مخلوق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اختیار کیا تھا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی اور آپ کی اولاد بھی تھی، اور پھر آپ نے شادی کرنے کی رغبت و ترغیب بھی دلائی ہے.

واللہ اعلم .